نظریۂ حرکتِ زمین اور اعلیٰحضرت بریلوی رح

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مولانا احمد رضا خاںؒ ۱۸۵۶ء میں بریلوی (یو۔پی۔ بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء میں یہیں انتقال فرمایا۔ وہ پچاس علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے۔ علوم نقلیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل علوم عقلیہ میں ان کو کمال حاصل تھا۔ منطق، فلسفہ قدیمہ، فلسفہ جدیدہ، ہیأۃ قدیمہ، ہیأۃ جدیدہ، ہندسہ، ارثماطیقی، لوغار، ثمات، جبر و مقابلہ، حساب، توقیت، مناظر و مرایا، اکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، حساب ستینی، طبیعات، ارضیات، فلکیات، جفر، زائچہ، مربعات، تکسیر وغیرہ۔

انہوں نے تقریباً ہر فن میں تصانیف و شروح، حواشی و تعلیقات یادگار چھوڑے ہیں۔ میرے ذاتی کتب خانے میں ان کی ایک سو سے زائد عربی، فارسی اور اُردو علمی نگارشات کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں موجود ہیں۔

علوم سائنس میں آپ کی مہارت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۱۹ء میں مشگین یونیورسٹی (امریکہ) کے پروفیسر البرٹ۔ ایف پورٹا نے اعلان کیا کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء آفتاب کے سامنے بیک وقت چند ستاروں کے جمع ہوجانے سے ممالک متحدہ میں خصوصاً اور دنیا میں عموماً زبردست تباہی مچے گی اور ایک قیامت صغریٰ برپا ہوگی۔ یہ خبر اخبار ایکسپریس (بانکی پور۔ بھارت) میں شائع ہوئی۔ جب حضرت مولانا احمد رضا خاںؒ سے اس پر تبصرے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ پروفیسر موصوف کا یہ اعلان سراسر لغو ہے۔ پھر

www.AlahazratNetwork.org

انہوں نے اس کے جواب میں ایک تحقیقی مقالہ قلم بند کر کے شائع کرایا جس میں دلائل و براہین سے پروفیسر مذکور کے دعوے کو باطل قرار دیا۔ نیویارک ٹائمز (امریکہ) کے چند شماروں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۷ دسمبر کا دن جب آیا تو دنیا بھر کے ہیأۃ دان آفتاب کے مطالعہ و مشاہدہ میں مصروف رہے اور چند ملکوں کے لوگ اضطراب کے عالم میں قیامتِ صغریٰ کا انتظار کرتے رہے۔ مگر وہ نہ آنی تھی نہ آئی اور جو کچھ مولانا احمد رضا خاں نے فرمایا سچ ثابت ہوا۔ مغربی ہیأۃ دانوں پر مولانا کی یہ پہلی کامیابی تھی۔

مولانا احمد رضا خاں نے نظریۂ حرکتِ زمین کے خلاف بھی ایک تحقیقی مقالہ لکھا تھا مگر اس زمانے میں اہلِ علم مغربی افکار سے مرعوب تھے شاید اس لئے اس مقالہ کا زیادہ چرچا نہ ہوا مگر اب پھر حرکتِ زمین کا نظریہ زیرِ بحث آیا ہے چنانچہ کچھ عرصہ ہوا پاکستان کی ایک فاضلہ زہرا مرزا قادری نے اس نظریہ سے اختلاف کرتے ہوئے بیان دیا تھا جو اخبار جنگ (کراچی) میں شائع ہوا تھا۔ پھر اس مسئلے پر تبادلہ خیالات کے لئے موصوفہ کو کیلیفورنیا یونیورسٹی (امریکہ) سے دعوت بھی آئی تھی۔ اور ابھی حال ہی میں پاکستان کے ایک جہاندیدہ فلسفی سید محمد تقی کا ایک مضمون نظر سے گزرا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ۴۵ سال سے حرکت اور سکون کے نظریوں پر غور کرتے رہے اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچے کہ نظریۂ حرکت زمین باطل ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

"میں برابر حرکت زمین اور سکونِ ارض کے اختلاف پر سوچتا رہا اور بحثیں کرتا رہا۔ اب جا کر طویل سوچ اور جدید ہیئت کے اکابر کی کتابوں کے حوالوں کے بعد یہ ایقان حاصل ہو سکا کہ یہ حرکتِ ارض کا نظریہ بالکل غلط ہے۔"

نظریۂ حرکتِ زمین کا جدید سلسلہ ریاضیات کے پروفیسر کاپرنیکس سے چلتا ہے۔ انہوں نے فیثا غورث کے نظریۂ حرکتِ زمین کی تائید کی اور بطلیموس کے تصورِ کائنات کو مشاہدے یا استدلال کے بجائے اس لئے رد کر دیا کہ اس میں حساب کی زیادہ پیچیدگیاں ہیں۔ حالانکہ بعض سائنسی تجربات نے ارض کے سکون کی تائید کی ہے۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء میں آئن اسٹائن نے ایک تجربہ کیا جس سے نظریۂ حرکتِ زمین کا رد ہوتا تھا، لیکن سائنسدانوں نے اُسے ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کے انکار پر آئن اسٹائن نے اپنے تجربے کی ایسی توجیہ پیش کی جس سے حرکتِ زمین کا نظریہ ثابت ہو گیا، مگر بقول سید محمد تقی یہ سائنس کی تاریخ کی سب سے زیادہ غیر عقلی توجیہ تھی۔ مولانا احمد رضا خاں نے بھی اس توجیہ کی غیر معقولیت پر بحث و تنقید کی ہے۔ آئن اسٹائن کے بعد ۱۸۸۱ء میں مائیکلسن اور بارلے نے تجربے کئے، ان سے بھی یہی ثابت ہوا کہ نظریۂ حرکتِ زمین باطل ہے مگر سائنسدانوں نے حسبِ سابق اس نتیجے کو ماننے سے انکار کر دیا۔ نوبل انعام یافتہ پاکستان کے مشہور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے شریک پروفیسر وائن برگ نے بھی اپنی کتاب "کائنات کی عمر کے پہلے تین منٹ" میں ایک ایسے تجربے کا ذکر کیا ہے جس سے نظریۂ حرکتِ زمین کی تردید ہوتی ہے۔

الغرض پے در پے تجربات کی روشنی میں نظریۂ حرکتِ زمین کی تردید ہوتی رہی مگر بعض سائنسدان ماننے سے انکار کرتے رہے۔ مولانا احمد رضا خاں نے اس نظریہ کا بھرپور رد کیا ہے۔ انہوں نے نظریۂ حرکتِ زمین کے خلاف جو دلائل و براہین پیش کئے ہیں اور مغربی سائنسدانوں

www.AlahazratNetwork.org

پر جو تنقید کی ہے وہ قابلِ توجہ اور لائقِ مطالعہ ہے۔ انہوں نے اپنے وقت کے مشہور ریاضی داں پروفیسر حاکم علی پرنسپل اسلامیہ کالج، لاہور سے مسئلہ حرکتِ زمین پر بحث کرتے ہوئے لکھا :

"یورپ والوں کو طریقۂ استدلال اصلاً نہیں آتا، انہیں اثباتِ دعویٰ کی تمیز نہیں"۔

پروفیسر موصوف ہی کو ایک اور جگہ لکھتے ہیں :-

آپ نے دلائلِ حرکتِ زمین کتب انگریزی سے نقل فرمائے۔ الحمد للہ ان میں کوئی نام کو تام نہیں، سب پادرِ ہوا ہیں۔

مولانا احمد رضا خاںؒ نے حرکتِ زمین اور اسکے متعلقات پر مندرجہ ذیل چار مقالات میں بحث کی ہے:

۱۔ معین مبین بہر دور شمس وسکونِ زمین ۔(۱۳۳۸ھ ۱۹۱۹ء) مطبوعہ دور۔

۲۔ فوزِ مبین در ردِ حرکتِ زمین (۱۳۳۸ھ، ۱۹۲۰ء) مطبوعہ بریلی۔

۳۔ الکلمۃ الملہمہ فی الحکمۃ المحکمہ لوہاء فلسفۃ المشئمہ (۱۳۳۸ھ /۱۹۲۰ء) مطبوعہ دہلی۔

۴۔ نزولِ آیاتِ فرقان بسکونِ زمین و آسمان (۱۳۳۸ھ ۱۹۲۰ء) مطبوعہ لکھنؤ۔

نظریۂ حرکتِ زمین کے ردّ میں "فوزِ مبین" اہم کتاب ہے اس میں ایک مقدمہ ہے جس میں مقرراتِ ہیأۃ جدیدہ کا بیان ہے جس سے مقالے میں کام لیا گیا ہے۔ پھر چار فصلیں ہیں فصلِ اوّل میں نافریّت پر بحث کی ہے اور اس سے ابطالِ حرکتِ زمین پر بارہ دلیلیں قائم کی ہیں فصلِ دوئم میں جاذبیّت پر بحث کی ہے اور اس سے حرکتِ زمین کے بطلان پر پچاس دلیلیں قائم کی ہیں فصلِ سوئم میں خود حرکتِ زمین کے ابطال پر تینتالیس دلیلیں ہیں اسطرح مجموعی طور پر ۱۰۵ دلائل سے نظریۂ حرکتِ زمین کو باطل کیا ہے۔ ان تمام دلائل میں صرف ۱۵ دلائل ایسے ہیں جو پچھلی کتابوں میں مِل جاتے ہیں۔ باقی ۹۰ دلائل خود مولانا احمد رضا خاں کی فکرِ رسا کا نتیجہ ہیں۔ فصل چہارم میں ان شبہات کا ردّ ہے جو ہیأۃ جدیدہ حرکت زمین کے اثبات میں پیش کرتا ہے۔ آخر میں خاتمہ ہے جس میں کتب الٰہیہ سے گردشِ آفتاب اور سکونِ ارض کو ثابت کیا گیا ہے۔

فوزِ مبین کے ۹۶ صفحات ماہنامہ "الرضا" (بریلی) کے ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء کے متعدد شماروں میں شائع ہوئے مگر مولانا احمد رضا خاں کے انتقال کے بعد ۱۹۲۱ء میں اشاعت کا یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

اصل مقالہ تقریباً اڑھائی سو صفحات پر مشتمل ہے۔ تلاش و جستجو کے بعد اس کا ایک قلمی نسخہ بریلی میں ملا ہے۔ اہلِ فن اگر اس کا مطالعہ کریں تو فائدے سے خالی نہ ہوگا۔ عالمی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کی فرمائش پر "فوزِ مبین" کے مطبوعہ اوراق تحقیق و مطالعہ کے لئے بین الاقوامی نظری طبیعیات کے ادارے کو اٹلی بھیجے ہیں۔

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں نے علومِ عقلیہ کو قرآن کی روشنی میں پرکھا اور قرآنی ارشادات کو عقلی دلائل سے ثابت کیا۔ وہ قرآنی علوم کے ساتھ ساتھ سائنسی علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے، ان کے خیال میں قرآنی ارشادات حتمی و قطعی ہیں اور سائنسی افکار و نظریات غیر حتمی، غیر قطعی اور ارتقا پذیر۔ اس لئے قرآن کی روشنی میں سائنسی نظریات کو پرکھنا چاہیئے اور قرآنی ارشادات کو دور از کار تاویلات کرکے سائنسی نظریات کے مطابق نہ بنانا چاہیئے مولانا احمد رضا خاں کے اس اندازِ فکر نے مسلمان سائنسدانوں کے

www.AlahazratNetwork.org

لئے ایک نئی راہ متعین کر دی ہے جس پر چل کر وہ بسرعت ترقی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وحی کی رفتار عقل کی رفتار سے بہت تیز ہے، اس رفتار کا اندازہ لگانا عقل کی بس کی بات نہیں۔

حواشی

۱ سندھ کے ایک ادیب و قلمکار جناب اللہ بخش عقیلی ٹھٹوی مرحوم نے احمد رضا خاں بریلوی پر ۱۹۲۲ء میں ایک مقالہ لکھا تھا جو ماہنامہ "تصوف" (لاہور) میں ستمبر ۱۹۲۲ء میں شائع ہوا۔ اس میں اعلیحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے علم و فضل کو سراہا ہے اور زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ (مسعود)

۲ اخبار ایکسپریس (بانکی پور، بھارت)، مورخہ ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۱۹ء۔

۳ ماہنامہ "الرضا" (بریلی)، شمارہ صفر ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء و ربیع الاوّل ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء۔

۴ نیویارک ٹائمز (امریکہ)، مورخہ ۱۶؍ و ۱۸؍ دسمبر ۱۹۱۹ء۔

۵ اخبار جنگ (کراچی) مورخہ ۱۱؍ مئی ۱۹۸۰ء

۶ اخبار جنگ (کراچی)، مورخہ یکم فروری ۱۹۸۲ء ص ۳، ک ۵۔

۷ اخبار جنگ (کراچی)، مورخہ یکم فروری ۱۹۸۲ء ص ۳، ک ۵۔

۸ اخبار جنگ (کراچی)، مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۸۲ء، ص ۳، ک ۸، ۹۔

۹ اخبار جنگ (کراچی)، مورخہ یکم فروری ۱۹۸۲ء ص ۳،

۱۰ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے مکتوب میں راقم کو لکھا ہے: "حرکتِ زمین محوری ستاروں کے back ground میں اب زمین سے باہر فوٹو گرافی کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے"

(مکتوب محررہ ۲۰؍ فروری ۱۹۸۲ء از لندن)

لیکن بعض دانشوروں کو اب بھی اس نظریے سے اختلاف ہے اور وہ بحث و استدلال کی گنجائش محسوس کرتے ہیں۔ مسعود

۱۱ احمد رضا: نزولِ آیاتِ فرقان بسکون زمین و آسمان، مطبوعہ لکھنؤ، ص ۲۳۔

۱۲ ایضاً، ص ۲۵۔

۱۳ ماہنامہ "الرضا" (بریلی)، شمارہ رجب ۱۳۳۸ھ، ۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ شعبان ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ رمضان ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ شوال ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ ذوالحجہ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ محرم ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ صفر ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء

ایضاً ، شمارہ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء

۱۴ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے ایک مکتوب میں راقم کو لکھا ہے: "داخلی اعتبار سے ان کا لکھا ہوا مقالہ مفید ہوگا۔"

(مکتوب محررہ ۲۰ فروری ۱۹۸۲ء از لندن)

www.AlahazratNetwork.org